تلخ و شیریں   ثناء اللہ سیالکوٹی

وزیر اعظم آزاد کشمیر کی مزار کو پختہ بنانے کی اپیل

روزنامہ جنگ لندن میں آزاد کشمیر کے وزیر اعظم صاحب کی طرف سے ایک اشتہار شائع ہوا، جس میں انہوں نے عوام سے اپیل کی تھی کہ ایک بزرگ کا مزار بنانے کے لئے کمپنی کو سات کروڑ پینتیس لاکھ کا ٹھیکہ دے دیا گیا ہے، لہٰذا اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ ہمارا حسنِ ظن ہے کہ وزیر اعظم صاحب نے اتنا بڑا منصوبہ بزرگوں کے ساتھ عقیدت و محبت کے اظہار کے لئے بنایا ہے، ان کے خیال میں بزرگوں کے ساتھ احترام کا یہی طریقہ ہے کہ ان کا مزار خوبصورت شایانِ شان طریقے سے بنایا جائے۔

وزیر اعظم کے مذہبی مشیروں کی ذمہ داری تھی کہ وہ انہیں آگاہ کرتے کہ شرعی طور پر اس کا کہاں تک جواز ہے؟ ان کا کام صرف استقبال کے لئے لوگوں کو جمع کرنا نہیں ہوتا بلکہ دینی امور سے آگاہ کرنا بھی ہوتا ہے۔ جہاں تک بزرگوں کی دینی خدمات کا تعلق ہے تو اس کا ہر آدمی معترف ہے۔ انہوں نے غیر مسلم معاشرہ میں کس طرح اسلام کی اشاعت کی، مجاہدینِ اسلام کے ساتھ اسلام کے پھیلانے میں ان لوگوں کا بھی بڑا حصہ ہے، اس کے ساتھ ساتھ ان کی بزرگی کے احترام کا جو طریقہ اختیار کیا جا رہا ہے وہ قرآن و سنت کے مطابق نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے قبروں کو پختہ کرنے اور اس پر عمارتیں بنانے سے روکا ہے، اسی طرح حضرت علیؓ کی ڈیوٹی لگائی تھی کہ جہاں کوئی مورتی دیکھو اسے مٹا ڈالو اور جہاں کوئی قبر بالشت سے زیادہ بلند دیکھو اسے بالشت کے برابر کر دو، آپؐ کے ان ارشادات کی روشنی میں قبروں کو پختہ کرنا اور ان پر عمارتیں بنانے کے لیے کروڑوں روپے خرچ کرنے کا کیا جواز ہے؟

بزرگوں کے ساتھ محبت کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ جس طرح انہوں نے دین کی خدمت کی اور اپنی زندگیاں اسلامی طریقے کے مطابق گزاریں، اسی طرح ہم بھی گزاریں۔ ان کے علاوہ عقیدت کا یہ بھی طریقہ ہے کہ ان کے نام کے فلاحی ادارے قائم کئے جائیں اسکول، کالج، یونیورسٹیاں بنائی جائیں۔ یتیم خانے، ہسپتال بنائے جائیں، مساجد اور اسلامی مدارس قائم کئے جائیں انہیں خراجِ عقیدت پیش کرنے کا یہی بہترین طریقہ ہے مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ پاکستان میں جتنے بڑے فلاحی ادارے ہسپتال اور کالج ہیں وہ سب غیر مسلموں کے نام پر ہیں مثلاً میو ہسپتال، گنگارام ہسپتال، لیڈی ولنگٹن ہسپتال، مرے کالج، دیال سنگھ کالج وغیرہ مسلمان زبانی کلامی تو اپنے دینی، سیاسی رہنماؤں اور بزرگوں کے ساتھ عقیدت کا اظہار تو کرتے ہیں مگر عملی طور پر کوئی قدم نہیں اٹھاتے۔

ہماری سمجھ سے یہ بالاتر ہے کہ وہ علاقہ جہاں لوگ بنیادی سہولتوں کو ترس رہے ہوں، تعلیم نہ ہونے کے (بقیہ صفحہ : ۱۱)